

| | | |
|---|--|--|
| <p>۷۷ اندا ز سر ابر اسدا ز کاسب نجا کیا حسن نکا کیا زور کا کیا سب نجا اندا ز سر ابر اسدا ز کاسب نجا اندا ز سر ابر اسدا ز کاسب نجا</p> | <p>۷۸ علاق سے عمار کی جو ایسا کویا پیارا تر از پیر چون اسکی جو پیا چو بیس گنہ سکہ ہون سید کی جلا کسے جاکے کور دیکھے سوری</p> | <p>۷۹ سیدم ہوسے عباس خرم از شہ سلف و صلوات کے با زار شہادت پیشانی نورانی پر آثار شہادت خاشاکہ آگاہی کو بلگا ر شہادت</p> |
| <p>۸۰ گر جلوہ نما ہوتے تھے وہ خانہ زین پر تو پانوں لٹکتے ہوئے رہتے تھے زمین پر</p> | <p>۸۱ رحم آیا اچھین آج سری پیاس کے اوپر تربان ہون میں الفت عباس کے اوپر</p> | <p>۸۲ کسی آہ میں عباس کہ قدرت حق خدا کی لاشون سے صد آنے لگی صل علی کی</p> |
| <p>۸۳ لکھتا ہوں اس کے بلکہ انعمون سورجین کن تکلیفوں کا قندوزون اور سکھ غفلت سے خروقت باہون گردان بگردا کے مودا کتبہ گردون</p> | <p>۸۴ یا ان تغل غلث و عا آرا عمار نازل ہوا اقبال عود کے لیے اوبار کی آب خامت سے نصیب کن عیناد نہا کر ابا خلف صیہ کرار</p> | <p>۸۵ تجا شہد کے ذہن زخم سے جا رہی کن عوم سے عباس کی آئی جو سوری خوشبو سے مطر زمین گسری گلزار شہادت میں جلی باو با رہی</p> |
| <p>۸۶ کیونکہ سر مومن ہو اس سر کے صدق جو سر ہوا فرزند پیر کے صدق</p> | <p>۸۷ جو ان مومن نیم سحری اسپ تھارون اور فتح و ظفر فاش تیر بردار جلو میں</p> | <p>۸۸ خلق حسنی اسمین ہوا اور خوسے علی ہر اس آئینہ رو میں عیان نور علی ہر</p> |
| <p>۸۹ ایمانیہ حق میں یہ سبک دشخان ابو دین کہ تو حسین یہ قدرت جان جو مصحف رو دین کامل کا جو جان ابو کی شمشاد یہ نور نوران</p> | <p>۹۰ اتحاد عین گرد سوری تن نور ہرزور دشخان جلالان نور خاک سبک تاشان عباس کا منتظر خونے سے نکالے پو دران جی ہر جو</p> | <p>۹۱ یہ تو چلا بازو سے بابے سکینہ کلا یا ملکہ سے ستارے سکینہ مارا گیا آج یہ شہاب سکینہ آدگی صد لاش سے اسب سکینہ</p> |
| <p>۹۲ پیشانی استبح پہ نشکن ہو تو ستم مان چین بہ چین ہو جو ہر سا گم ہو</p> | <p>۹۳ چشم فلک بہر میں گو نور کہاں تھا رنگے ہوئے خورشید کا چشمہ گران تھا</p> | <p>۹۴ الفت تو سکینہ کو بھی ساتھ اسکے بڑی ہو وہ دھیان لگائے درخیمہ پہ کھری ہو</p> |

شک
 وہ منور و صوفی و قرآن سعادت
 ابرو کو کہ دیا چہ پیشہ نجات
 بیانی کو بخندہ شریعت عبادت
 رشاد دین پہ کوئی اور اسلیقت

شک
 علی باب باز کہ جو کج گیت
 سو پاپ سے جس کو جگہ سے خوشگام
 وہ لب کو خنجر کیجے کہ چا کر
 بس کہ بجا لے موسے دلا دور

شک
 وقت دین تگ میں اناتھ و بند
 شریعت لب با زبانات و فکر و بند
 ملک سے بھی ان کھلیں داکر سے
 دندان کی بھی چوٹی کو کوی لے جو بند

عارض کو میں کیونکر لکھوں یہ سب نہیں ہے
 ہر سب بھی ایسا جسے آسیب نہیں ہے

عنا ب لب لعل ترا لذت قندست
 تپہ دارم و عناب مرا فائدہ مندست

حیران سے ملے دہن اہل جہان ہے
 گوہر دہن پنچہ محبت میں مہمان ہے

شک
 کس کوں زدیہ حق میں کفایت
 بالترقی ہو وہ نہیں پیر کس باہر
 سو اس میں کی کلفت مناجات کو پیم
 کہ صورت عجب ہم ابرو کو فدا کر

شک
 اور کان جو سنت رہا اکل نامی
 چین سے ہوست حال سر راہی
 سن الطقت اہل حرم وقت تباہی
 اس کا ان خاک کو جو نرم تباہی

شک
 بازو میں دو شاخ نینا سے
 جو ہو گئے فلکے لپسہ خاطر نہا
 بازو میں قوی تیغ گوارا سر اسدا
 منج یہ قدرت کا نشان عذرا

مژگان میں ہر اک شکل عیان ہو گیا
 وہ چشم و ما انگہی جو حق سے شفا کی

سن شکے فغان خلعت شاہ و خفت کو
 وہ کان پھر سے جاتے ہر نیم کھیر کی طرف کو

کیا ہاتھ سے اس بارو شاہ شہد کے
 بہت کہ وہ ہاتھ لگے آتھ قضا کے

شک
 گو چنگ کی ہر صفت بنی میں نہیں
 لیکن نظر آتا نہیں مضمون کون کی عجب
 بان سے مضمون میں لیکن نہیں
 اگلتی نہادت کا لفت بنی کیوں

شک
 آن کا فون میں آتی آواز گنتی
 اور وقت بازو سے شننا ہو دینی
 ملتا جو درت سے عیش کی لہری
 اب جان کے بچے کا نہیں کوئی تھی

شک
 اگلتی اگر گلاب اور لہری
 پنچہ ہر نشا میں مسخ آہی
 اور سنہ کی گنتی دیا جو گواہی
 جو اس میں جہی صفت آتھ آہی

شفاق وہ بینی کسی خوشبو کی نہیں ہے
 جو بے شیم گل فردوس برین ہے

ہو یانی کے لائے میں جو وقت تو تم ہو
 صدے گئی جلد کو کہ اب ہو تھوون چہم ہو

کیا میں اگر ہو سکے اس شخص کی ہم سے
 تو سے کہ سب تو ہی جسکے الم سے

۱۰۱
 اور دوسرے بے شک عباس ثانی کو
 کیا فوٹو دن بجالا کر دیا جو
 کیا ہی نہ حضرت راؤ دھلی کو
 سبل بن مانج بگم مرقوی کو

۱۰۲
 اعلیٰ نے جو اس کے عیاشیوں کی
 رسدے اجل کیا کیا تو بیخ کنیا
 باہر تھانہ دیا جا کے سنایا
 دیکھنے غلط حیدر کرارہ آ رہا

۱۰۳
 گزرتے ہیں پورا تمام دن
 نہ بنا کہتے تھے میں مگر نہ بھائی
 ان کے کس کی جو اور اتھی آئی
 رونے لگی کھینچتے کھینچتے آئی

جو مشن خلعت حیدر کرار کے تن پر
 یہ تو جہ اصحت ناطق ہو بدن پر

جنہیں جو روئے کی عجب مہم پڑی تھی
 وہ حضرت عباس کے حضرت کی گھڑی تھی

اک بی بی جو مشغول بہ فریاد و کاختی
 وہ فوہ خاتون قیامت کی صد تھی

۱۰۴
 گزرتے ہیں عباس صلے فاکس پر
 چھینکے تو چلیے سے چلی کے ہی پر
 مصحف کی رات میں جا لے جو پڑے
 کیا قصہ کتا کو سفت افسانہ

۱۰۵
 ہم سب سب سے کہے کہ پوری خرم دران
 نہ کہے نقلے وہ ان کیوں دیکھائی
 بیات گزرتی ہیں جی نہیں آئی
 وان جہاں سے اس وقت جا رہا تھی

۱۰۶
 بھونچ کر اپنی تھی کوئی کھنڈار
 لیکن نہیں ہے شخص تو عباس علیہ السلام
 ممنوع تھے ہیں کہ میں جو کرار
 کس سے تم کو پھر چھوڑیں گی

اس طرح سے گذرے جو کبھی کوہ پہ چلے
 بجلی کی طرح صاف دھوپ میں سے ٹھہرائے

اب بھیجے تو بھیجا ہو اس کے رن میں
 پر جان انوگی شہر مظلوم کے تن میں

پیش نظر دیدہ انصاف علی ہو
 دیکھو تو سہی غور سے یہ صاف علی ہو

۱۰۷
 ایک کی تکیا پہنچا تو سن جا کہ
 فکرت خاتم کے جس کی تکیا
 جوں کی تو قابل ہو کر ان کی تکیا
 انکار ہو چلے تکیا اور یہ تکیا

۱۰۸
 کو قاتل تو شاہ سا بختی گیلہ لدا
 تکیا ہو سدا جو جو کا بیار
 لیکن تو کی وقت عباس گوارا
 روزا دم نخت ہوا ہم سب سے

۱۰۹
 اب حضرت عباس پہنچا جو تکیا
 جیچین ہو وقت سے تکیا تکیا
 عباس علی کی بھی تکیا تکیا
 آئے نہ دیا اپنے کس سے تکیا

ہو وسعت میدان جو بھلا تیز پری کو
 ہر مذک کیا تنگ سے شیشہ میں پری کو

ہر مہر تہہ جو پاسے برادر کی صد تھی
 ہم سمجھے کہ وہ سب پیرم کی صد تھی

دل بھائی کا کہہ سے نہ دیا بھائی کے غم سے
 ہوئے نہ دیا اسکو ہر اتھ کے قدم سے

۱۲۵
 ادرک بزرگ و کرفس
 کبوتر کبیر کا سا
 کبوتر کبیر کا سا
 کبوتر کبیر کا سا
 کبوتر کبیر کا سا

۱۲۶
 اس اذہ کے پتے کو اس طرح
 بھاجا
 بھاجا
 بھاجا
 بھاجا

۱۲۷
 کھڑا اور کھڑے
 باقی مطلق
 باقی مطلق
 باقی مطلق

۱۲۸
 جبوت سکینہ کی صدکان میں آدھے
 کبوتر کبیر کا سا
 کبوتر کبیر کا سا
 کبوتر کبیر کا سا

۱۲۹
 زہرا تھ لگے جسمین وہ تدبیر کر وتم
 اب ترک عملداری شہیر کر وتم
 اب ترک عملداری شہیر کر وتم
 اب ترک عملداری شہیر کر وتم

۱۳۰
 خمیر بھی لیکھا ہاں بعد اب کوئی دم کے
 مالک ہو تخمین مال سیران حرم کے
 مالک ہو تخمین مال سیران حرم کے
 مالک ہو تخمین مال سیران حرم کے

۱۳۱
 آکاں میں قتل ہونے کا
 آکاں میں قتل ہونے کا
 آکاں میں قتل ہونے کا
 آکاں میں قتل ہونے کا

۱۳۲
 وہ بولاد سن بھی پتے پوری گفت
 وہ بولاد سن بھی پتے پوری گفت
 وہ بولاد سن بھی پتے پوری گفت
 وہ بولاد سن بھی پتے پوری گفت

۱۳۳
 کروان مو ملد تویان جو
 کروان مو ملد تویان جو
 کروان مو ملد تویان جو
 کروان مو ملد تویان جو

۱۳۴
 اب لکھ اٹھاوے تو سہی کہ سن یہ جان ہو
 مہر سہا سدا لکھ کی بان تاب گمان ہو
 مہر سہا سدا لکھ کی بان تاب گمان ہو
 مہر سہا سدا لکھ کی بان تاب گمان ہو

۱۳۵
 اس شیر سے مہلت طلبی کی جو مہلتی ہے
 نیزے کو وہن گاڑ دیا بن علی سے
 نیزے کو وہن گاڑ دیا بن علی سے
 نیزے کو وہن گاڑ دیا بن علی سے

۱۳۶
 اس وقت سپر اپنی زہر سے بھرا
 مہر سہا سدا لکھ کی بان تاب گمان ہو
 مہر سہا سدا لکھ کی بان تاب گمان ہو
 مہر سہا سدا لکھ کی بان تاب گمان ہو

۱۳۷
 چون لکھنے لگا سوسین کا
 اور سوسین کا پتے پوری گفت
 اور سوسین کا پتے پوری گفت
 اور سوسین کا پتے پوری گفت

۱۳۸
 چاہیں کہ شہر شہر نا زہر نا
 چاہیں کہ شہر شہر نا زہر نا
 چاہیں کہ شہر شہر نا زہر نا
 چاہیں کہ شہر شہر نا زہر نا

۱۳۹
 چاہیں کہ شہر شہر نا زہر نا
 چاہیں کہ شہر شہر نا زہر نا
 چاہیں کہ شہر شہر نا زہر نا
 چاہیں کہ شہر شہر نا زہر نا

۱۴۰
 کیوں رعب سہا یا کو تم سبکی نظر میں
 کیا نشان ہدر کی مہین ہوئی کہ سہر میں
 کیوں رعب سہا یا کو تم سبکی نظر میں
 کیا نشان ہدر کی مہین ہوئی کہ سہر میں

۱۴۱
 تو سن آن کے پانی کا بیان نام کرو تم
 اب چلکے مر سے مہین میں آرام کرو تم
 اب چلکے مر سے مہین میں آرام کرو تم
 اب چلکے مر سے مہین میں آرام کرو تم

۱۴۲
 لفظن قدم سہا یا کو تم سبکی نظر میں
 کیا نشان ہدر کی مہین ہوئی کہ سہر میں
 لفظن قدم سہا یا کو تم سبکی نظر میں
 کیا نشان ہدر کی مہین ہوئی کہ سہر میں

۳۱
۳۱
اور شہزادہ کی شہزادی کو
نہایت حسین بن علی کی کو رواج
دیکھا کہ تین تیسیم و رضا بنی بودیج
سویجا بودی و خن بنی کا حیات

۳۲
۳۲
تا تک علی شہزادہ کی شہزادی
وان جانکے پیرا پیرا کی شہزادی
تہ بسو جنگ پیر صاحب شہزادہ
بیر پیرا پیرا و پیرا پیرا پیرا پیرا

۳۳
۳۳
تو اور بنی شہزادہ کی شہزادی
کیا فاک پیرا پیرا کی شہزادی
ان در گدیہ کی شہزادی اور کا حیات
حلا و تک پیرا پیرا کی شہزادی

۳۴
۳۴
احولت میں بھی صاحب قدرت وہی کہیں
سو کو شہزادہ تسلیم بیان زیر قدم میں

۳۵
۳۵
جب بھر چکا شک اپنی وہ شہزادہ
دریاسے چلا حیرہ کو مسافے سکینہ

۳۶
۳۶
ہر آن نیا کھیت پر اکھیت کے اوپر
چھلی سے تڑپتے تھے عدوریت کے اوپر

۳۷
۳۷
بن پانی میں اور شہزادہ کی شہزادی
برکاب دم سے پیرا پیرا کی شہزادی
عالم تہ شہزادہ کی شہزادی
آقا تہ پیرا پیرا کی شہزادی

۳۸
۳۸
عالم کی شہزادہ کی شہزادی
کی شہزادہ کی شہزادی
آس کی شہزادہ کی شہزادی
شہزادہ کی شہزادی

۳۹
۳۹
کچھ کوئی اور اور شہزادہ کی شہزادی
اسطرح سے پیرا پیرا کی شہزادی
جون برق زمین میں کی شہزادی
سب شخص سے آتی پیرا پیرا کی شہزادی

۴۰
۴۰
بہرہ زمین جسے شہزادہ کی شہزادی
عالم تہ شہزادہ کی شہزادی

۴۱
۴۱
تھانے ہوئے تھا اکہنہ و دیکھو تو ہن کو
شک و علم دینہ و شہزادہ کی شہزادی

۴۲
۴۲
اس خون سے جس کا لگا سکی کی شہزادی
پھر چاہو ہوئی شہزادہ کی شہزادی

۴۳
۴۳
بن پانی چوئی کا تو سوت کا شہزادی
بیان کرنے ہونا پیرا کی شہزادی
پیرا پیرا کی شہزادی
بابائے دور پیرا کی شہزادی

۴۴
۴۴
تو شہزادہ کی شہزادی
گردن میں پیرا کی شہزادی
گر دم پیرا کی شہزادی
صبا میں پیرا کی شہزادی

۴۵
۴۵
کتی تھی سکینہ بیان شہزادہ کی شہزادی
صبا میں پیرا کی شہزادی
سنتی پیرا کی شہزادی
شہزادہ کی شہزادی

۴۶
۴۶
سوار جیون اور پیرا کی شہزادی
حضرت کی غلامی سے نہ انکار کروں

۴۷
۴۷
زندہ نہ کوئی تیغ سے پانا تھا کھینے
کیا دام زہر پہلے ہی ڈال تھا ابلنے

۴۸
۴۸
یہ آتا ہی حیرہ کی شہزادی
شہزادہ کی شہزادی

| | | |
|--|--|--|
| <p>۱۲۱ لاشہ عیاشیہ حرم آیتہ بیکس کو نظر اوستی عالم مچائی ہو دھڑک سکینہ جو لعلیہ باد و زمین کے تے پے فاکہ باہم</p> | <p>۱۲۲ کہتے تھی سکینہ تو دیکھتے دیکھتے اور اہل حرم سے تھی غیب موم چائی ناگاہ یہ آواز زمین منت سے آئی یا شاہ خیر جو بوجھتے ہو اجا جی</p> | <p>۱۲۳ تھکے سکینہ ہوئی کہ کیا سننے لگا سر کول کے اٹھتے ہو گئے گریہ کمال کہنے لگی ویسب طفیل ہی آواز مقبول دعا میری ہو یا ایازہ دستان</p> |
| <p>باد و زمین دو ماہی دریا سے صفا مین بجان بہ سرہ رنگ بیابان بلا مین</p> | <p>عباس نہوان بیٹھ سکے دامن مین پر یان گر پڑی عشق کھا کے سکینہ مین</p> | <p>جو آٹے بلا آج مری جان پر آوے آفت نہ کسی ڈھب کی مچا جان پر آوے</p> |
| <p>۱۲۴ یہ دیکھ سکینہ نہ ہو کر خوش آیا اور آکھنیاں کھالے گریہ آیا عیاشیہ کے دین جو دین بنا لایا آغوش مین آسکے تے جان کو اچھایا</p> | <p>۱۲۵ پونجی جو یا از گیش نہ گریہ نہ بیکہ نہ لڑتے گیا باز دوسے پیر سر پہ تھی ایک طرف کھالے پیر غائبان کو جو اجا جاتے</p> | <p>۱۲۶ راضی ہون گریا پیر مچا ہون مہون ہو کر ہی پورے صبا پور ہون کھلے چا جان تک آکھو پیر جان ایسا نہ ہو جو از دوسے پیر لگا ہون</p> |
| <p>مرد سے لے کہا کہ تے تے و ظالم سے افسوس سکینہ کی نہ ہمت ہوئی ہم سے</p> | <p>روئے ہوئے جاتے تھے برہنہ کیے سر کو ہمیشہ شکل نبی تھا بنے تھے بابا کی کر کو</p> | <p>تا منہ سے بھی جان کے شرمندہ ہون یہ حادثہ ہوا اس گھڑی جب زندہ ہون</p> |
| <p>۱۲۷ اسی سیدنی ابن علی علیہ السلام فدوی آکر لیا اپنے اسوت کوزا لازم ہے کہ سائے شاہدین کو تان پوسینے ہم آغوشی صفت راجا</p> | <p>۱۲۸ پیر پیر پیر پیر پیر پیر یہاں تھے اب پیر پیر پیر پیر تم بچاؤ اسم مین دیکھ کے کہ ہے دان خاک پیر پیر پیر پیر پیر</p> | <p>۱۲۹ کہ پیر پیر پیر پیر پیر پیر اس بات ہوگی نہ رضا نہ کجی چا عیاشیہ کی کہ جو پیر پیر پیر پیر امان کو آرا یہ تو گائی عنوان</p> |
| <p>ابدول کی ریحال ہی مین ہیات ہا مجبور مین یا شاہ زمین بات ہمارے</p> | <p>تار یک ہو اکون و مکان میری نظر مین کچھ آج نئی طرح کا ہی درد کر مین</p> | <p>مین آپ جو جاؤں تو کوئی جانے نہ دگا عباس کو وہ شکر مین آئے نہ دگا</p> |

۱۲۱

۵۵۴

نکاہ صد آری نیز نرکی بھر اس آن
 گھسی تو یہ کیجا نہیں جا تا کسی عنوان
 گھیراتی ہو اس دم فقس آن میں میں کرکے
 آری صبر کے مالک کھنڈیوں ہو جا کر گریان
 اسی لال نری مان تر سے روٹنے یہ فاقم
 منہ سے لگی عباس کے لاشے سے جلا جو

۵۵۵

گراں سے بلین سے ہو تا ترا بجانی
 عباس سے کارا نہ نردن دودھ و قالی
 بینا سپنڈا چون کہ یہ جزیرا فدائی
 بناب قدوی کہنے جو اس طور کی پائی
 چون چون صن آتش الاس سے بغی
 میں آتش کی آتش ہی عباس سے راجی

۵۵۶

تاکے ہوئی قاطع اس طرح سے گریان
 جو کرید ویلا کا نہ رہا لا چو اسپدان
 بونے سے نہ باقی باہر انسان نہ حیوان
 آواز یہ گرش شہر دین میں کی مری آن
 بسیار فخر نر نہو مجیب کوشن آیا
 جب شاہ گاہ خاک پر کریم کو عشق کیا

۵۵۷

اسباب نہیں ہوں سخن کی بھی نہ ہزار
 لے خام قلم جگہ تصنیف ہو گیا انگار
 خالق سے دعا کی ہے سپید ابرار
 جو موم نہ نہ ہو صلا تکبیر و دکار
 جب بوق مرعی کا نرم صحرے سے عدم ہو
 خوش بھو میت اور توں ہی می عم ہو